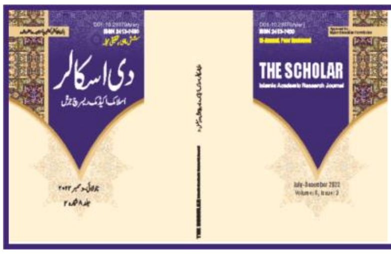

THE SCHOLAR
ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
ISSN: 2413-7480 (Print)
ISSN: 2617-4308 (Online)
DOI: 10.29370/siarj
Journal home page: https://siarj.com

مذہب اور سائنس میں تصادم و تطبیق۔نصوصِ قرآنیہ کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ

CONFLICT AND CONCURRENCE IN RELIGION AND SCIENCE- AN ANALYTICAL STUDY IN THE LIGHT OF QURANIC INJUNCTIONS

Koser Perveen

Principal, Govt. Graduate College for Women, Baghbanpura Lahore.

Email: drkoserperveen@gmail.com

ORCID ID: https://orcid.org/0009-0006-4140-6113

To cite this article:

Perveen, Koser. "URDU-CONFLICT AND CONCURRENCE IN RELIGION AND SCIENCE- AN ANALYTICAL STUDY IN THE LIGHT OF QURANIC INJUNCTIONS." The Scholar Islamic Academic Research Journal 10, no. 1 (June 4, 2024).

To link to this article: https://doi.org/10.29370/siarj/issue18urduar2

Journal	The Scholar Islamic Academic Research Journal Vol. 10, No. 1 ||January –June 2024 || P. 23- 42
DOI:	10.29370/siarj/issue18urduar2
License:	Copyright c 2017 NC-SA 4.0
Journal homepage	https://siarj.com
Published online:	2024-06-04
Journal is Indexed by:	DOAJ |AIL| Almanhal |National Library of Australia |Academia, |DRJI |WorldCat |SCILIT |Gale| The Internet Archive|10-A Digital Library||Harvard Library E-Journals|-Library | University of Ottawa| ScienceGate| NAVER Academic, Asian Digital Library| Tehqeeqat, |SEMANTIC SCHOLAR | Publon| Repository |Globethics| EuroPub database| Cornell University Library | Advanced Sciences Index.

cc BY NC SA

Open Access

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 10, No. 1 || January-June 2024|| P. 23-42
https://doi.org/10.29370/siarj/issue18urduar2

مذہب اور سائنس میں تصادم و تطبیق۔ نصوصِ قرآنیہ کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ

CONFLICT AND CONCURRENCE IN RELIGION AND SCIENCE- AN ANALYTICAL STUDY IN THE LIGHT OF QURANIC INJUNCTIONS

Koser Perveen

ABSTRACT:

The article investigates the interplay between religion and science using the Holy Quran as a framework. It explores the past relationship and clashes between the two, emphasizing contemporary Western intellectuals' view of them as irreconcilable. The research then focuses on Muslim intellectuals' perspectives, highlighting a broader approach grounded in Islamic theology. Using qualitative methodology, the article discusses the Islamic notion of science and the natural world, viewing the Quran as a source of wisdom that supplements scientific research. It examines Quranic passages on wisdom, showing how investigation and intelligence are essential in both spiritual and scientific endeavors in Islam. The research also addresses the concepts of Al-Khalq (creation) and Taskhir-e-Kainat (subordination of the cosmos) in the Quran, presenting scientific investigation as a way to understand God's creation. It contends that extensive knowledge, encompassing belief and logic, might resolve the clash between religion and science by examining crucial Quranic segments. The study ultimately suggests that the connection between religion and science, rather than being confrontational, can be mutually beneficial from an Islamic perspective, offering a logical structure for combining scientific investigation with spiritual understanding.

KEYWORDS: Conflict, Concurrence, Religion, Science, Quran

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 10, No. 1 || January-June 2024|| P. 23-42
https://doi.org/10.29370/siarj/issue18urduar2

کلیدی الفاظ: تصادم، تطبیق، مذھب، سائنس، قرآن

مذہب اور سائنس وسیع المعانی الفاظ ہیں۔ سائنس کا دائرہ علم مادیت سے متعلق ہے جبکہ مذہب میں وہ امور بھی شامل ہیں جو سائنس اور فلسفہ سے خارج ہیں۔ علم سائنس میں امور مادی سے بحث کی جاتی ہے۔ اور فلسفہ میں تخمینات سے۔ مذہب ان دونوں علوم میں شامل موضوعات کے علاوہ ان تمام علوم و عوامل پر محیط ہے جو موجودہ کائنات مادی کے علاوہ علوم مابعد الطبعیات، علوم ِ حیات اور علوم حیات مابعد الممات غرض کہ موجودہ زندگی کے تمام امور دنیاوی و اخروی ایک الہامی مذہب کے موضوعات کے دائرے میں شامل ہیں۔ سائنس قوانین فطرت کی دریافت اور حقائق سے آگاہی کا علم ہے۔

دورِ جدید کی سائنس کے حیرت انگیز انکشافات نے لوگوں کو اس حد تک مسحور کر دیا کہ وہ سائنس کو مذہب کی شکست سے تعبیر کرنے لگے۔ یہاں تک کہ بڑے بڑے مفکرین بھی اس کے سحر میں آ گئے۔ مشہور ماہر نفسیات سگمنڈ فرائیڈ نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ انسانی زندگی تین نفسیاتی ادوار سے گزرتی ہے۔ ۱۔ دورِ وحشت ۲۔ دورِ مذہب ۳۔ دورِ سائنس۔ سائنس آچکی لہذا مذہب قصہ پارینہ ہوا۔ اب یہ بات مغرب میں طے ہو گئی کہ مذہب اور سائنس دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ جن کا آپس میں کوئی تعلق نہیں۔ مذہب سائنس سے متصادم اور اس کی راہ میں رکاوٹ ہے۔ لہذا سائنسی ترقی کے لیے مذہب سے کنارہ کشی لازمی ہے۔ سائنس کے کرشموں کی بدولت سیکولرازم کا نظام ابھرا جس نے لوگوں کو نہ صرف مذہب سے بد ظن کیا بلکہ مذہب کی بہت سی تعلیمات کو سائنس کے مطابق ڈھالنے پر آمادہ کیا۔ اس رویہ نے اہلِ اسلام میں بہت فروغ پایا۔ اگرچہ بعض مذہب پسند اہل اسلام کا رویہ سائنس کے بارے میں یہ بھی ہے کہ سائنس فی نفسہ ایک برائی ہے، خدا اور مذہب کی دشمن ہے اور مادی طور پر بنی نوعِ انسانی کو الجھا کر اخلاقی و روحانی نقصان اور گمراہی میں مبتلا کرنے کا سبب ہے۔ چنانچہ مذہب اور سائنس کی اس بحث میں مختلف سوالات جنم لیتے رہے ہیں کہ کیا مذہب اور سائنس میں تصادم ہے؟ اگر نہیں تو تصادم کا تصور کیونکر پیدا ہوا؟ کیا ان دونوں میں ہم آہنگی پائی جاتی ہے؟ کیا اسلام اور سائنس میں بھی تصادم ہے؟ قرآن اور سائنس کے باہمی تعلق کی صحیح نوعیت کیا ہے؟ اور قرآن اور سائنس کے متعلق مسلمانوں کا رویہ کیسا ہونا چاہیے؟ وغیرہ وغیرہ۔

مذہب اور سائنس میں تصادم:

اگر تاریخِ انسانی کا جائزہ لیا جائے تو مختلف ادوار میں مختلف اقوام نے ترقی کی یعنی ترقی کا تصور موجودہ دور کی

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 10, No. 1 || January-June 2024|| P. 23-42
https://doi.org/10.29370/siarj/issue18urduar2

پیداوار نہیں بلکہ اس کی ابتداء توازل سے ہو گئی تھی جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو زمین پر اتارا اور کہا کہ ایک مقررہ مدت تک تمہارے لیے اس میں فائدہ ہے۔[1] اسی طرح حضرت نوحؑ نے اپنی قوم کی حفاظت کے لیے کشتی بنائی۔ قوم عاد اور ثمود نے پہاڑوں کو کھود کر مکان بنائے۔ حضرت سلیمانؑ نے ملکہ سبا کے لیے نظر کو خیرہ کر دینے والا فرش بچھایا۔ حضرت داؤدؑ نے لوہا بنایا۔ حضرت یوسفؑ نے گندم کو محفوظ کرنے کا طریقہ بتایا۔ پھر اسی طرح ترقی کا یہ رجحان آگے بڑھتا گیا اور حضرت مسیح علیہ السلام کی ولادت سے تقریباً چار سو سال قبل یونان نے علم و حکمت میں خوب ترقی کی اور اس سرزمین میں افلاطون اور ارسطو جیسی نابغہ ءروزگار شخصیتوں نے جنم لیا۔ یہاں غور و فکر اور تحقیق و تفحص پر کوئی پابندی نہ تھی۔ چنانچہ یونانی حکماء نے کائنات سے متعلق مختلف اور متعدد نظریات پیش کیے۔ یہ لوگ اگرچہ اپنے فکر کو تجربی طریق سے ثابت کرنے کے عادی نہ تھے، تاہم انہوں نے آزادانہ غور و فکر سے کافی علمی مواد بہم پہنچایا جب قدیم یونانی سلطنت زوال پذیر ہوئی اور اہل روم اور اہل کارتھیا کی طویل آویزش رومیوں کی فتح پر منتج ہوئی، تو سلطنت کے طول و عرض میں عیسائیت کے فروغ کے لئے راہ ہموار ہو گئی۔ مسیحی تحریک نے رفتہ رفتہ ایشائے کوچک، قبرص، یونان، اٹلی، فرانس اور برطانیہ وغیرہ ممالک پر بھی اپنا تسلط جما لیا۔ مسیحیوں نے مسیح کی تعلیمات کا حلیہ بگاڑ دیا، انہوں نے اپنی دنیاوی اغراض کی خاطر الہامی تعلیمات میں اپنی پسند و ناپسند کے مطابق ترمیم واضافہ اور تحریف و تبدیلی کر لی۔ عیسائیت سازی کے دوران اہل کلیسا نے جہاں اللہ کی کتاب کو اپنے مفادات کے تابع کیا، وہاں یونانیوں کے بہت سے بے سرو پا تخیلات کو مذہبی تقدس کا رنگ دے کر انا جیل کا حصہ بنا دیا۔ اس طرح پوری عیسائیت پر پوپ کا تسلط قائم ہو گیا اور الہامی تعلیمات کے تمام اختیارات پوپ کے پاس چلے گئے اور فردِ واحد کی آزادی رائے پر قدغن لگا دی گئی۔ وہ لوگ جو آزادانہ غور و فکر سے اپنے نظریات پیش کرتے یا ایسی کتابیں شائع کرتے جن میں بہت سی باتیں انجیل مقدس کی تعلیمات سے متصادم ہوتیں، ان کو سخت سزائیں دی جاتیں اور ان پر کفر کے فتوے لگائے جاتے اور ان کو تختہ دار پر لٹکایا جاتا۔ ان کی کتابیں ناجائز قرار دے کر ضبط کر لی جاتیں یا ان کو جلا دیا جاتا۔ جرمن سائنسدان کیپلر کو "خلاصہ نظام کوپرنیکس" شائع کرنے کی پاداش میں کافر قرار دیا گیا۔ گلیلیو نے نظام کوپرنیکس کی تائید میں "نظام عالم" شائع کی تو پابند سلاسل کر دیا گیا۔ دس سال تک انتہائی آلام اٹھانے کے بعد جب ۱۶۴۲ء میں اس کا انتقال ہوا تو مسیحی قبرستان میں دفن نہیں ہونے دیا گیا۔

[1] Al Baqarah 2:36; Al Ara'af 7: 24

Vol. 10, No. 1 || January-June 2024|| P. 23-42
https://doi.org/10.29370/siarj/issue18urduar2

اہل کلیسا کے مظالم کے باوصف اہل سائنس نے اپنا کام جاری رکھا۔ بالآخر مسیحیت نے سائنسدانوں کے بے پناہ عزم وثبات کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے۔یہی وہ دور تھاجب سائنس کا ظہور ہوا،سائنسی دریافتیں سامنے آئیں ،مادی دنیامیں انقلاب برپاہونے لگا۔تو پھر یہ نظریہ ابھرنے لگا کہ جب مادی دنیاکے اندر اسباب و قوانین سامنے آرہے ہیں تومادی دنیاسے باہر خداکو فرض کر لینے کی کیاضرورت باقی رہ جاتی ہے۔اس طرح مذہب کو علم وسائنس کی ترقی کی راہ میں رکاوٹ تصور کرتے ہوئے مسترد کر دیا گیا۔ سائنس و مسیحیت کا اختلاف مذہب سے بیزاری پر جاکر ختم ہوا۔اگرچہ یہ بیزاری اصولاً مذہب کے خلاف نہیں بلکہ عیسائیت کے خلاف ہوناچاہیے تھی،جواپنی خامیوں اور نقائص کی بناءپراس کی ذمہ دار تھی۔ مگر چونکہ یورپ میں عیسائیت ہی مذہب کی نمائندہ تھی،لہذا مسیحیت سے بیزاری مذہب اور خداسے بیزاری پر منتج ہوئی۔

دارصل سائنس کی ترقی جس معاشرے میں ہوئی اس معاشرے کو بنیادی طور پر ایک ایسے مذہب سے واسطہ پڑ گیا جس میں تدبر و تفکر کا راستہ نہ دکھایا گیااور وہ صرف چند اخلاقی افعال کا مجموعہ تھااور شاید انسان کو اس وقت اسی کی ضرورت تھی۔اور یوں اس معاشرے نے دین ودنیا کو الگ الگ کر کے رکھ دیا۔یہ نہیں کہاجاسکتا کہ اس مذہب میں کوئی بنیادی خامی تھی بلکہ وہ مذہب بالکل جامع،عالمگیر اور محفوظ نہ تھا۔چنانچہ اس مذہبی سوچ کے معاشرے نے سائنسی علوم کو اپنی ضد بنالیا۔لیکن اس کے برعکس اگر آخری نظامِ حیات جو کہ آخری الہامی کتاب میں نازل ہوا، کو دیکھا جائے تو یہ نظام سائنس کی بنیادیں فراہم کرتا ہے اور وہ راہیں متعین کرتا ہے جس سے دنیا کے سامنے اللہ کی قدرت اور کاریگری کے سربستہ رازافشاں ہوتے ہیں۔[2]

مذہب اور سائنس کے بارے میں دورِجدید کے مغربی مفکرین کا نقطۂ نگاہ:

جہاں تک خالص سائنس کا تعلق ہے،یہ ایک حقیقت ہے کہ بڑے بڑے سائنسدانوں نے کبھی بھی خداکے وجود کاانکار نہیں کیااور اب تووہ اس حقیقت کو تسلیم کرنے لگے ہیں کہ سائنس اور مذہب کاآپس میں کوئی تضاد

---

[2]For details: Shahbaz Manj, Doctor, Mazhab aur Science ke Bahmi Taluq ki Sahih No'iyyat (Shishmaahi) 'Al-Qalam' Ilm-e-Islamiya, Jamia Punjab, Lahore Jild: 16, Shumarah: 2, December 2011, p. 162.
* Wahiduddin Khan, Maulana, Islam aur Asr-e-Hazir, (Nayi Delhi: Maktaba Al-Risalah, 1985), p. 13.27
* Tahir Al-Qadri, Doctor, Islam aur Jadeed Science, p. 57

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 10, No. 1 || January-June 2024|| P. 23-42
https://doi.org/10.29370/siarj/issue18urduar2

نہیں بلکہ دونوں آپس میں مربوط ہیں۔پروفیسر سوادکن (ہارورڈیونیورسٹی کے شعبہ عمرانیات کا سابق صدر) لکھتا ہے:

"مذہب اور سائنس کا موجودہ تضاد خطرناک ہی نہیں بلکہ غیر ضروری بھی ہے اگر خدا اور اخلاقی اقدار کا صحیح تصور میسر آجائے تو اس کی روشنی میں یہ بات واضح ہو جائے گی کہ مذہب اور سائنس دونوں ایک ہیں اور ایک ہی مقصد کی پیش بردکے لئے اپنا وجود رکھتے ہیں۔یعنی یہ کہ تجربات کی اس قریبی دنیا میں خدائے مطلق کی قدرتوں کو بے نقاب کیا جائے تاکہ انسان کی شرافت اور خدا کی عظمت دونوں کا اثبات عمل میں آئے۔"[3]

فیلڈمارشل سمٹس۔فلسفہ کی بلند پایہ کتاب ہولزم(Holism) کا مصنف لکھتا ہے:

"صداقت کی مخلصانہ جستجو اور نظم اور حسن کے ذوق کے اعتبار سے سائنس مذہب اور فن کے اوصاف سے حصہ لیتی ہے۔اصل بات یہ ہے کہ یہ کہنا بالکل بجاہے کہ شاید سائنس ہمارے عہد کے لئے خدا کی ہستی کی واضح ترین نقاب کشائی ہے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ نوعِ انسانی کو جو کارہائے نمایاں سرانجام دینے ہیں،ان میں سے ایک یہ ہوگا کہ وہ سائنس کو اخلاقی قدروں کے ساتھ ملحق کرے گی اور اس طرح سے اس بڑے خطرے کا ازالہ کرے گی جو مستقبل کو درپیش ہے۔"[4]

آئزک نیوٹن جسے دنیا کے عظیم ترین سائنس دانوں میں شمار کیا جاتاہے اس کا نظریہ کائنات اس کے اپنے الفاظ میں اس طرح ہے: "سورج،ستاروں اور دمدار تاروں کا حسین ترین نظام ایک ذہین ترین اور انتہائی طاقتور ہستی کی منصوبہ بندی اور غلبے کا نتیجہ ہو سکتاہے ۔ وہی ہستی تمام موجودات پر حکمرانی کررہی ہے جس کی عمل داری اور اقتدار میں سب کچھ ہو رہاہے۔وہ اس امر کا استحقاق رکھتاہے کہ اسے خدائے عظیم وبرتر اور ہمہ گیر حکمران تسلیم کیا جائے۔"[5] بیسویں صدی کا سب سے بڑا سائنسدان آئن سٹائن جنہوں نے معرکۃ الآراء سائنسی نظریہ اضافیت پیش کیا، لکھتے ہیں: "سائنسی تحقیق آدمی میں ایک خاص قسم کے مذہبی احساسات پیدا کرتی ہے،یہ ایک طرح کی عبادت ہے۔"

[3]Siyarah Digest, Quran Number, V 2, p. 549
[4]Ibid
[5] Principia, Newton, 2nd Edition; J.D.E Vries,Essentials of Physical Science, B.EEerdmasn Pub. Co., Grand Rapids,Sd, 1958AD)P.15

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 10, No. 1 || January-June 2024|| P. 23-42
https://doi.org/10.29370/siarj/issue18urduar2

میرے لیے راسخ ایمان کے بغیر اصلی سائنسدان کا تصور محال ہے"۔[6]

مشاہدہ فلک کے لئے پہلے پہل ٹیلی سکوپ استعمال کرنے والا مشہور سائنسدان گلیلیو کہتا ہے:

"یہ کائنات اور اس کے سارے حقائق خدا کے تخلیق کردہ ہیں۔ کائنات اللہ تعالیٰ کی تحریر کردہ دوسری کتاب ہے۔ لہٰذا سائنس اور عقیدہ و مذہب کبھی ایک دوسرے سے متصادم نہیں ہو سکتے"۔[7]

جرمن ماہر ریاضی و فلکیات کیپلر (Kepler) سائنس کی طرف آیا ہی اپنے مذہبی رجحانات کی بنا پر تھا۔ اس نے واضح کیا کہ اس نے اپنی سائنسی دریافتوں سے خدا کو پایا ہے۔[8]

فزکس کے مشہور نوبل انعام یافتہ سائنس دان "البرٹ آئن سٹائن" کے بقول سائنس مذہب کے بغیر لنگڑی ہے اور مذہب سائنس کے بغیر اندھا ہے۔[9]

لوئی پاسچر (Louis Pasteur) خدا پر پختہ ایمان رکھتا تھا۔ ڈارون کے نظریئے کی سخت مخالفت کرنے کی وجہ سے اسے شدید تنقید کا بھی نشانہ بننا پڑا۔ وہ سائنس اور مذہب میں کامل ہم آہنگی کا قائل تھا۔ اس کے الفاظ ہیں: "میرا علم جتنا بڑھتا ہے میرا ایمان اتنا ہی زیادہ پختہ ہوتا جاتا ہے۔ سائنس کی تعلیم کی کمی انسان کو خدا سے دُور لے جاتی ہے اور علم کی وسعت اور گہرائی اسے خدا کے قریب پہنچا دیتی ہے"۔[10]

سر جیمز جینز (Sir James Jeans) نامور ماہر طبعیات اور ریاضی دان تھے۔ انہوں نے اپنی مشہور زمانہ کتاب The Mysterious Universe (پراسرار کتاب) میں لکھا ہے کہ کائنات ایک منصوبہ ساز یا

---

[6] -Muhammad Shahbaz Manj, Doctor, Fikr, Maghrib: Baaz Ma'asir Muslim Naqadeen ke Afkar ka Tajziyah (Mahnama) Al-Shariah, Gujranwala, V 25, Shumarah 2, February 2014, p 30-31

[7] ibid

[8] Johannes Kepler, Quoted in: J.H.Tiner, Johannes Kepler – Giant of Faith and Science (Milford, Michigan:Mott Media, 1977AD) P. 197

[9] Zakir Naik, Quran Pak aur Jadeed Science, p. 10

[10]- Jean Guitton, Dieu et la science : Vers le Metarealisme, Paris : Grasset, 1991, P.5

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 10, No. 1 || January-June 2024|| P. 23-42
https://doi.org/10.29370/siarj/issue18urduar2

حکمران کی بشارت دے رہی ہے جو ہمارے شخصی ذہن سے کچھ مشابہت رکھتی ہے۔[11]

مسلم مفکرین کا سائنس اور مذہب کے بارے میں رویہ:

مسلم دانشور، فلاسفر اور علمائے اسلام نے بھی مذہب اور سائنس کے تصادم کے تصور کا رد کیا ہے اور ان کی قربت کا اثبات کیا ہے۔ علامہ ڈاکٹر محمد اقبال، جو فلسفہ اور علم دین دونوں میں مسلمہ حیثیت رکھتے ہیں اور جدید مغربی تہذیب کے ناقد ہیں، ان کے نزدیک مذہب اور جدید سائنس دونوں کا مقصد سچائی اور حقیقت کی تلاش ہے وہ لکھتے ہیں:

> "The truth is that the religious and scientific processes, though involving different methods, are identical in their final aim at reaching the most real."[12]

> (سچ یہ ہے کہ مذہب اور سائنس، مختلف طریق کار اپنانے کے باوجود، اس اعتبار سے بالکل ایک ہیں کہ دونوں کا مطمع نظر حقیقت واقعہ تک رسائی ہے)۔

مولانا مودودیؒ جو بیسویں صدی کے دوران مسلمانانِ برصغیر میں مغربی تہذیب واقدار کے مقابلہ میں اسلامی تہذیب و اقدار پر اعتماد پیدا کرنے اور احیائے اسلام کے حوالے سے ایک اہم اور نمایاں مصنف اور جانے پہچانے عالم دین ہیں۔ لکھتے ہیں:

> "حقیقت یہ ہے کہ سائنس کا کوئی شعبہ ایسا نہیں ہے جو انسانوں کے دل میں ایمان کو گہری جڑوں سے رائج کرنے والا نہ ہو۔ فزکس، کیمسٹری، بیالوجی، اناٹومی، اسٹرانومی غرض جس علم کو بھی دیکھیں اس میں ایسے حقائق سامنے آتے ہیں جو انسان کو پکا اور سچا مومن بنا دینے کے لئے کافی ہیں۔ سائنس کے حقائق سے بڑھ کر آدمی کے دل میں ایمان پیدا کرنے والی کوئی دوسری چیز نہیں ہے۔ یہی تو وہ آیات الٰہی ہیں جن کی طرف قرآن بار بار توجہ دلاتا ہے"۔[13]

معروف فرانسیسی سائنسدان، فزیشن، ماہر امراض قلب اور فرانس کی میڈیکل ایسوسی ایشن کے سابق

---

[11] Wahiduddin Khan, Mazhab aur Science, p. 61

[12].Iqbal, Dr.Allama Muhammad, The Reconstruction of Religious Thought in Islam (Lahore:Hafeez Press, 1965) pp.195-196

[13]-Maududi, Maulana Abul Ala, Tarjuman-ul-Quran (Lahore: Pakistan Printing Press, 1945) pp. 265-286

Vol. 10, No. 1 || January-June 2024|| P. 23-42
https://doi.org/10.29370/siarj/issue18urduar2

صدر ڈاکٹر موریس بوکائی لکھتے ہیں:

"It comes as no surprise, therefore, to learn that religion and science have always been considered to be twin sisters by Islam and that today, at a time when science has taken such great strides, they still continue to be associated.And further more certain scientific data used for the better understanding of the Quranic text."[14]

اس میں کوئی تعجب نہیں ہونا چاہئے کہ اسلام نے مذہب اور سائنس کو ہمیشہ جڑواں بہنیں تصور کیا ہے۔آج بھی جبکہ سائنس ترقی کی انتہاؤں کو چھو رہی ہے وہ ایک دوسرے کے قدم بقدم ہیں۔

مولاناوحیدالدین خان مذہب اور سائنس کے مابین تعلق کی وضاحت ان الفاظ میں کرتے ہیں:

"مذہب اور سائنس دونوں ہی ایمان بالغیب پر عمل کرتے ہیں۔ مذہب کا اصل دائرہ اشیاء کی اصلی اور آخری حقیقت متعین کرنے کا دائرہ ہے۔ سائنس اس وقت تک مشاہداتی علم ہے جب وہ ابتدائی اور خارجی مظاہر پر کلام کر رہی ہو جہاں وہ اشیاء کی آخری اور حقیقی حیثیت متعین کرنے کے میدان میں آتی ہے۔ جو کہ مذہب کا اصلی میدان ہے تو وہ بھی ٹھیک اسی طرح "ایمان بالغیب" کا طریقہ اختیار کرتی ہے جس کا "الزام" مذہب کو دیا جاتا ہے کیونکہ اس میدان میں اس کے سوا چارہ نہیں۔"[15]

سائنس وطبیعات کا اسلامی تصور:

اسلام ایک مکمل ترین ضابطہ حیات ہے جس میں تمام شعبہ ہائے زندگی سے متعلق بنیادی اصول فراہم کیے گئے ہیں۔ طبعیاتی کائنات ہو یا مابعد الطبعیاتی ان تمام میں انسان کی رہنمائی کی گئی ہے۔اسلام نے انسان کے انسان سے متعلق تعلقات و نظریات، بے جان اور جاندار چیزوں سے متعلق نظریات اور انسان کے اللہ سے متعلق تصورات و

[14] Maurice, Bucaille, The Quran and Modern Science (Karachi: Ashraf Publication, Nd) p 3

[15] Wahiduddin Khan, Maulana, Mazhab aur Jadeed Challenge, (Lahore: Dar Al-Tazkir, 2004), Safah: 53

* Wahiduddin Khan, Maulana, Ilm-e-Jadeed ka Challenge, (Karachi: Majlis Nashriyat-e-Islam, 1984), p 67

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 10, No. 1 || January-June 2024|| P. 23-42
https://doi.org/10.29370/siarj/issue18urduar2

تعلقات کے تمام پہلوؤں کو اجاگر کیا اور دین و دنیا کے فرق کو ختم کر دیا۔ اگر انسانی افعال قرآن و سنت کی روشنی میں سر زد ہوں تو یہ عین دینِ اسلام ہے۔ چاہے ان کا تعلق سیاست سے ہو، معیشت سے ہو، معاشرت سے ہو، اخلاقیات سے ہو یا سائنس سے وغیرہ وغیرہ۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ اسلام ہی نے یونانی فلسفے میں بھٹکی ہوئی انسانیت کو سائنس کی بنیادیں فراہم کیں اور انسان کو غور و فکر، تفکر و تدبر اور علم و عقل سے استدلال کی دعوت دی اور یوں غور و فکر، مشاہدہ اور تجربہ کو دوام ملا۔ مشاہدہ کا تعلق سائنسی تجربات اور حواس سے ہے جبکہ غور و فکر کا تعلق دماغ سے ہے۔ اسی کو سائنسی طریق کار کا نام دیا جاتا ہے۔ اسلام جس کا بنیادی ماخذ قرآن مجید ہے۔ یہ کتابِ لاریب نہ صرف صحیفہ ہدایت ہے بلکہ مجموعہ علومِ کل بھی ہے۔ یہ ایک طرف خاتم الکتب ہے تو دوسری طرف خزینۃ الکتب بھی۔ اس کے تقریباً ایک تہائی حصے میں قدرت کے بکھرے ہوئے مظاہر کی طرف توجہ دلا کر انسان کو مشاہدہ اور غور و فکر کی دعوت دی گئی ہے۔ گویا قرآنی تعلیمات انسان میں سائنسی جستجو اور سائنسی طریق کار سے فطرت کے رازوں کو سمجھنے کی ترغیب دیتی ہیں اور یوں قرآن سائنس کی کتاب نہ ہوتے ہوئے بھی سائنسی مواد کو زیرِ بحث لاتا ہے۔

ڈاکٹر فضل کریم لکھتے ہیں:

> "اگرچہ تمام علوم و فنون کی تفصیلات و جزئیات موجود نہیں لیکن حکمت و بصیرت اور انسانی زندگی کے لیے ضروری اور افادی علم کے بنیادی نکات اور ان کے اہم مباحث کی طرف کچھ نہ کچھ اشارات سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ علم کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جن کے بنیادی تصور کی طرف قرآن حکیم میں اشارات موجود نہ ہوں۔ کتاب ہدایت ہونے کی حیثیت سے قرآنی اشارات پوری کائنات پر محیط ہیں"۔[16]

ذیل میں اس سلسلہ میں تحصیلِ علم اور مشاہدہ، تجربہ اور تدبر فی الخلق کے حوالے سے چند آیات سے استشہاد کیا جاتا ہے۔ تاکہ اسلام اور سائنس میں ہم آہنگی کی فضا زیادہ مبرہن ہو جائے۔

تحصیلِ علم اور قرآنی آیات:

سائنس کے لئے عربی زبان میں لفظ "العلم" مستعمل ہے اور اس کی بنیاد کسی شے کے شعور و ادراک پر ہے۔ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو حصول علم پر زور دیتا ہے اور اس کا آغاز بھی حصول علم کے حکم سے ہوا۔

---

[16] Fazl Karim, Doctor, Quran aur Jadeed Science, (Lahore: Feroz Sons Limited, 2003), p 22

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 10, No. 1 || January-June 2024|| P. 23-42
https://doi.org/10.29370/siarj/issue18urduar2

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِىْ خَلَقَ۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ۔ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِىْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ۔ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ۔[17]

اللہ کی جانب سے بنی نوع انسان کو یہ پہلا پیغام علم و تعلم کا پیغام تھا جو پیغمبرِ اسلام محمد ﷺ پر غارِ حرا میں پہلی وحی کی صورت میں نازل ہوا۔

محمد ﷺ کی بعثت کے مقاصد میں ایک اہم مقصد تعلیم و تعلم تھا۔ ارشاد باری ہے:

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولاً مِنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ[18]

کلامِ الٰہی کے مطابق عالم اور جاہل کبھی برابر نہیں ہو سکتے:۔

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ۔[19]

قرآن نے علم کو باعثِ فضیلت قرار دیتے ہوئے اہلِ علم کی بلندیِ درجات کا تذکرہ بھی کیا ہے:

يَرْفَعِ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ۔[20]

قرآن حصول علم پر اس لیے بھی زور دیتا ہے کہ اہلِ علم ہی اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں:

إِنَّمَا يَخْشَى اللهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ۔[21]

(خدا سے پس وہی ڈرتے ہیں جو اُس کے بندوں میں سے عالم ہیں/ سمجھ رکھتے ہیں)

انسان کو اس کی تخلیق کے بعد سب سے پہلے علم الاشیاء دیا گیا اور اسی بنا پر اسے فرشتوں پر فضیلت بخشی گئی:

وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ أَنْبِئُونِي بِأَسْمَاءِ هَؤُلَاءِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ۔[22]

[17] Al- Alaq
[18] Juma 62:2
[19] Az Zumar 39:9
[20] Al Mujadilah 58:11
[21] Fatir 35: 28
[22] Al Baqarah 2:260

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 10, No. 1 || January-June 2024|| P. 23-42
https://doi.org/10.29370/siarj/issue18urduar2

علم کی انتہائی اہمیت کے پیشِ نظر اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو حکم دیا کہ آپ ﷺ زیادتیِ علم کی دعا مانگیں:

وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا۔[23]

چنانچہ حصول علم کے اعتبار سے قرآن اور سائنس میں ایک واضح ربط دکھائی دیتا ہے۔

مشاہدہ، تجربہ اور تدبر فی الخلق۔ نصوصِ قرآنیہ:

سائنس وہ شعبہ علم ہے جو تجربہ اور مشاہدہ پر مبنی ہے اب اسلام ہی وہ دین ہے جس نے انسانیت کو تجربے اور مشاہدہ سے متعارف کرایا۔ چند آیات پیشِ خدمت ہیں:

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّماواتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلافِ اللَّيْلِ وَالنَّهارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِما يَنْفَعُ النَّاسَ وَما أَنْزَلَ اللهُ مِنَ السَّماءِ مِنْ ماءٍ فَأَحْيا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِها وَبَثَّ فِيها مِنْ كُلِّ دابَّةٍ وَتَصْرِيفِ الرِّياحِ وَالسَّحابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّماءِ وَالْأَرْضِ لَآياتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ۔[24]

(یقیناً آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں اور رات دن کے یکے بعد دیگرے آنے میں اور کشتیوں میں جو دریا میں چلتی ہیں۔ ان اشیاء کے ساتھ جو لوگوں کو نفع پہنچاتی ہیں اور بارش کے پانی سے جو آسمان سے اللہ نے نازل کیا پھر اس سے زمین کو مردہ ہونے کے بعد زندہ کیا اور ہر قسم کے جانور حیوان پھیلا دیئے۔ اور ہواؤں کے چلنے اور بادل میں جو آسمان اور زمین کے درمیان منضبط ہیں اس قوم کے لیے جو عقل سلیم رکھتی ہے خدا کی متعدد نشانیاں ہیں)۔

اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَاخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ۔[25]

(بلاشبہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات دن کے اختلاف میں ان عقلمندوں کے لیے بہتیری نشانیاں ہیں۔)

---

[23]Taha 114: 20
[24]Al Baqarah 2:164

[25] Al Imran 3:190

وَفِي الْأَرْضِ آيَاتٌ لِلْمُوقِنِينَ۔ وَفِي أَنْفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ۔[26]

(اور زمین میں نشانیاں ہیں یقین لانے والوں کے واسطے۔ اور خود تمہارے اندر سو کیا تم کو سوجھتا نہیں)

الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَى جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔[27]

(جو اٹھتے بیٹھتے کروٹ لیتے اللہ کو یاد کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور و تفکر کرتے ہیں۔ (زبانِ حال سے کہتے ہیں) اے ہمارے پروردگار؛ تونے اس (کائنات) کو بے کار پیدا نہیں کیا۔ تو پاک ہے۔ اس (لغو خیال) سے پس تو ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا)

لٰہذا انسانوں کو ترغیب دی گئی ہے کہ وہ اس سلسلہ میں مشاہدہ اور تفکر و تدبر سے کام لیں۔

قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ بَدَأَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللهُ يُنْشِئُ النَّشْأَةَ الْآخِرَةَ إِنَّ اللهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔[28]

(کہہ دے کہ ملک میں سیر و سیاحت کرو پھر دیکھو کہ اللہ نے پیدائش کو کیوں کر شروع کیا۔ پھر اللہ اٹھائے گا آخرت کا اٹھانا۔ بلاشبہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے)۔

جانوروں، زمین و آسمان اور پہاڑوں کی ساخت میں اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں۔

أَفَلَا يَنْظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ۔ وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ۔ وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ۔ وَإِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ۔[29]

أَفَلَمْ يَنْظُرُوا إِلَى السَّمَاءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنَاهَا وَزَيَّنَّاهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوجٍ۔[30]

أَوَلَمْ يَنْظُرُوا فِي مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللهُ مِنْ شَيْءٍ۔[31]

(کیا انہوں نے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی پر نظر (عمیق) نہیں ڈالی اور جو کچھ اللہ نے ہر چیز

---

[26]Az Zuriyyat 51:20-21
[27]Al Imran 3:191
[28]Al Ankabut 29:20
[29]Al Gashiyah 88:18-20
[30]Qaf 50: 6
[31]Al Ara'af 7: 185

Vol. 10, No. 1 || January-June 2024|| P. 23-42
https://doi.org/10.29370/siarj/issue18urduar2

سے پیدا کیا ہے)

مٹی سے انسان کی تخلیق،انسانوں کے جوڑے بنانے، میاں بیوی میں باہم صورت و محبت پیدا کرنے اور انسانوں میں زبانوں اور رنگوں کے اختلاف کو بھی غور و فکر کرنے والوں کے لئے اللہ کی قدرت کی نشانیاں قرار دیا گیا ہے۔

وَمِنْ آياتِهِ أَنْ خَلَقَكُمْ مِنْ تُرابٍ ثُمَّ إِذا أَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُونَ۔ وَمِنْ آياتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْواجاً لِتَسْكُنُوا إِلَيْها وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآياتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ۔ وَمِنْ آياتِهِ خَلْقُ السَّماواتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلافُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوانِكُمْ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآياتٍ لِلْعالِمِينَ۔[32]

(اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا۔ پھر اب تم انسان ہو (زمین میں) پھیلتے جارہے ہو اور اس کی نشانیوں سے یہ کہ تمہاری جنس میں سے تمہارے لیے تمہارا جوڑا بنایا۔ تاکہ تم اس سے سکون پکڑو۔ اور تمہارے مابین پیار (محبت) اور رحمت پیدا کر دی۔ اس میں یقینا بہت پتے کی باتیں ہیں ان کے لیے جو خوب دھیان کرتے ہیں۔ اور اس کی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کا بنانا اور تمہاری بولیوں اور رنگوں کے اختلاف ہیں اس میں سوچنے سمجھنے والوں کے لیے یقینا بہت سی نشانیاں ہیں۔"

مشاہدہ اور تدبر فی الخلق کی اہمیت کے پیش نظر قرآن نے ان لوگوں کو حیوانوں سے بھی بدتر قرار دیا ہے۔ جنھوں نے اپنی عقلوں کو معطل کر رکھا ہے۔

وَلَقَدْ ذَرَأْنا لِجَهَنَّمَ كَثِيراً مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ لَهُمْ قُلُوبٌ لا يَفْقَهُونَ بِها وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لا يُبْصِرُونَ بِها وَلَهُمْ آذانٌ لا يَسْمَعُونَ بِها أُولٰئِكَ كَالْأَنْعامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ أُولٰئِكَ هُمُ الْغافِلُونَ۔[33]

(اور بے شک ہم نے جہنم کے لیے بہت سے جنوں اور انسانوں میں سے پال پوس کر اٹھائے

---

[32] Rome 30: 20-22
[33]Al Ara'af 7: 179

Vol. 10, No. 1 || January-June 2024|| P. 23-42
https://doi.org/10.29370/siarj/issue18urduar2

ہیں ان کے دل ہیں پر ان سے نہیں سوچتے سمجھتے ان کی آنکھیں ہیں مگر ان سے (غور سے) نہیں دیکھتے اور ان کے کان ہیں پر ان سے نہیں سنتے وہ ایسے ہیں جیسے چوپائے (حیوان) بلکہ ان سے بھی زیادہ گم کردہ راہ یہی لوگ غفلت شعار ہیں)

عقلی نظر و تدبر سے اور کتاب معرفت سے بے نیازی برتنے والوں کو بدترین خلائق قرار دیا گیا ہے۔

إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ۔[34]

(فی الواقع سب سے بدتر جانداروں میں سے اللہ کے نزدیک (وہی) بہرے گونگے ہیں جو عقل کو کام میں نہیں لاتے)۔

قرآن نے کسی مظہر فطرت کو دیکھ کر اس پر غور و فکر کے بغیر آگے گزر جانے کو نافرمانوں کی نشانی بتایا ہے۔

وَكَأَيِّنْ مِنْ آيَةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَمُرُّونَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُونَ۔[35]

(اور کتنے ہی ہمارے نشانات ہیں آسمانوں اور زمین میں جن پر ان کا گزر ہوتا رہتا ہے۔ مگر وہ ان سے بے دھیان رہتے ہیں/منہ پھیرے رہتے ہیں)۔

اشیاء کو ان کی اصلی حالت میں دیکھنے اور مشاہدے کے نتائج میں غلطی سے بچنے کے لئے قرآن پاک تکرار صحیفہ فطرت کے مطالعہ کی دعوت دیتا ہے۔

الَّذِی خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا مَا تَرَى فِي خَلْقِ الرَّحْمَنِ مِنْ تَفَاوُتٍ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرَى مِنْ فُطُورٍ۔ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَهُوَ حَسِيرٌ۔[36]

قرآن یہاں بار بار نگاہ ڈالنے اور غور و فکر کرنے پر زور دے رہا ہے۔ سائنسی زبان میں یہی چیز مشاہدہ اور تجربہ کہلاتی ہے۔ کسی چیز کا بار بار مشاہدہ کرنے اور حالات بدل بدل کر یعنی تجربہ کر کے مطالعہ کرنے اور غور و فکر کر کے گہرے نتائج اخذ کرنے کو سائنسی تحقیق کہا جاتا ہے۔

قرآن کریم میں حضرت ابراہیمؑ کا واقعہ اس مربوط سلسلہ تحقیق جسے سائنسی طریقہ کہا جاتا ہے کی بہترین مثال ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

---

[34]Anfal 8: 22
[35]Yousaf 12: 105
[36] Al-Mulk 67:3-4

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 10, No. 1 || January-June 2024|| P. 23-42
https://doi.org/10.29370/siarj/issue18urduar2

وَكَذَٰلِكَ نُرِي إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلِيَكُونَ مِنَ الْمُوقِنِينَ۔ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ رَأَىٰ كَوْكَبًا قَالَ هَٰذَا رَبِّي فَلَمَّا أَفَلَ قَالَ لَا أُحِبُّ الْآفِلِينَ۔ فَلَمَّا رَأَى الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هَٰذَا رَبِّي فَلَمَّا أَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَمْ يَهْدِنِي رَبِّي لَأَكُونَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّالِّينَ۔ فَلَمَّا رَأَى الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هَٰذَا رَبِّي هَٰذَا أَكْبَرُ فَلَمَّا أَفَلَتْ قَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي بَرِيءٌ مِمَّا تُشْرِكُونَ۔ إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ۔[37]

(اور اسی طرح ہم ابراہیمؑ کو آسمانوں اور زمین کی بادشاہت دکھانے لگے تاکہ وہ یقین کرنے والوں میں سے ہو جائے۔ چنانچہ جب اس پر رات کا اندھیرا چھا گیا اس نے ایک ستارہ دیکھا بولا یہ میرا رب ہے ؟ پھر جب وہ غروب ہو گیا بولا میں غروب ہو جانے والے کو معبود نہیں رکھتا۔ پھر جب چاند چمکتا ہوا دیکھا بولا یہ میرا رب ہے؟ پھر جب وہ غروب ہو گیا بولا اگر مجھ کو میرا رب راہ نہیں دکھائے گا تو میں ضرور گمراہوں میں رہوں گا۔ پھر جب سورج جھلکتا ہوا دیکھا بولا یہ ہے میرا رب ؟ یہ سب سے بڑا ہے۔ پھر جب وہ (بھی) غروب ہو گیا بولا اے (میری) قوم میں ان سے بیزار ہوں جن کو تم شریک کرتے ہو۔ میں نے اپنے چہرے کو سب سے یکسو ہو کر متوجہ کر لیا۔اسی کی طرف جس نے ابتداءاً آسمان اور زمین کو بنایا اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں)۔

حضرت ابراہیمؑ نے چمکتے ستارے اور چاند اور سورج کے نکلنے ،ڈوبنے اور جسامت کے لحاظ سے جن مفروضوں پر بظاہر تکیہ کیا اور بالآخر خدا کی طرف مائل ہوئے اس میں انہی تحقیقی اصولوں کی جھلک نظر آتی ہے جنہیں عصر حاضر میں سائنسی طریقہ کار کہا جاتا ہے تجربہ اور مشاہدہ کی انتہائی اہمیت اس لیے ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ پر ایمان مضبوط ہوتا اور اطمینان قلب نصیب ہوتا ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کے اپنے خاص بندوں کو، ان کے اطمینان قلب کی خاطر کرائے گئے مشاہدات مذکور ہیں مثلاً ایک اور واقعہ حضرت ابراہیمؑ سے متعلق ہے۔ارشاد ربانی ہے۔

---

[37] Inam 2:75-79

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 10, No. 1 || January-June 2024|| P. 23-42
https://doi.org/10.29370/siarj/issue18urduar2

وَإِذْ قالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتَى قالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ قالَ بَلَى وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي قالَ فَخُذْ أَرْبَعَةً مِنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلَى كُلِّ جَبَلٍ مِنْهُنَّ جُزْءاً ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْياً وَاعْلَمْ أَنَّ اللهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ[38]

حضرت ابراہیمؑ کو اللہ تعالیٰ کی مردوں کو زندہ کرنے کی قدرت کاملہ پر ایمان تھا۔ تاہم انہوں نے اطمینان قلب کے لئے مشاہدہ کرنا چاہا تو اللہ کے حکم سے چار پرندے لے کر انہیں سدھایا اور پھر ان کو ذبح کر کے ان کا گوشت باہم ملا کر چار پہاڑوں کی چوٹیوں پر رکھ دیا پھر ان کو ایک ایک کر کے آواز دی تو وہ ان کی نگاہوں کے سامنے زندہ ہو گئے ۔ایک اور واقعہ کا ذکر اسی طرح سے ہے۔ارشاد ربانی ہے۔

أَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلَى قَرْيَةٍ وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَى عُرُوشِهَا قَالَ أَنَّى يُحْيِي هَذِهِ اللهُ بَعْدَ مَوْتِهَا فَأَمَاتَهُ اللهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالَ بَلْ لَبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ إِلَى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ وَانْظُرْ إِلَى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ آيَةً لِلنَّاسِ وَانْظُرْ إِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوهَا لَحْمًا فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ قَالَ أَعْلَمُ أَنَّ اللهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔[39]

حضرت عزیرؑ کو اللہ کی قدرت کاملہ پر یقین تھا، تاہم جب انہوں نے ایک بستی کو عجیب و غریب حالت میں تباہ شدہ دیکھا تو یہ جاننا چاہا کہ اللہ تعالیٰ اس بستی کو کس کیفیت سے زندہ کرے گا؟ تو اللہ تعالیٰ نے انہیں مشاہدہ کرانے کے لئے سو برس تک مردہ رکھا۔ پھر ان کو زندہ کر کے پوچھا کتنی مدت تک اس حالت میں رہے ہو؟ وہ بولے: دن یا آدھا دن۔ اللہ نے فرمایا: نہیں بلکہ سو برس تک اس حالت میں رہے ہو۔ کھانے کو دیکھ وہ بالکل نہیں گلا سڑا، اور دیکھو گدھے کی ہڈیوں کو ہم کیسے ترکیب دیئے ہیں؟ اور تمہارے دیکھتے ہی دیکھتے ان پر گوشت چڑھاتے ہیں۔ یہ سب کچھ ہوتا دیکھ کر حضرت عزیرؑ کو اللہ کی قدرت کاملہ پر اطمینان قلبی حاصل ہو گیا۔

سورۃ البقرہ کی وہ آیات جن میں حضرت ابراہیمؑ اور نمرود کے مناظرہ کا ذکر کیا گیا ہے ان میں بھی جناب ابراہیمؑ نے چونکہ اپنے موقف یا مفروضہ کا دفاع قابل مشاہدہ حقیقت سے کیا اس لئے نمرود جیسا جابر بادشاہ بھی گونگا

[38]Al Baqarah 2:260
[39]Al Baqarah 2:259

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 10, No. 1 || January-June 2024|| P. 23-42
https://doi.org/10.29370/siarj/issue18urduar2

ہو کر رہ گیا۔ ارشاد ربانی ہے:

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِي حَاجَّ إِبْرَاهِيمَ فِي رَبِّهِ أَنْ آتَاهُ اللَّهُ الْمُلْكَ إِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّيَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ قَالَ أَنَا أُحْيِي وَأُمِيتُ قَالَ إِبْرَاهِيمُ فَإِنَّ اللَّهَ يَأْتِي بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَأْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ۔[40]

بھلا تم نے اس شخص کو نہیں دیکھا جو اس (غرور کے) سبب سے کہ خدا نے اس کو سلطنت بخشی تھی ابراہیمؑ سے پروردگار کے بارے میں جھگڑنے لگا۔ جب ابراہیمؑ نے کہا میرا پروردگار تو وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ وہ بولا کہ میں زندہ کرتا اور مارتا ہوں ابراہیمؑ نے کہا خدا تو سورج کو مشرق سے نکالتا ہے تو اسے مغرب سے نکال کر دکھا (یہ سن کر) کافر حیران رہ گیا اور خدا ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔

ان واقعات سے یہ حقیقت عیاں ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جہاں مشاہدہ اور مطالعہ کائنات پر زور دیا اور بھرپور طریقے سے اس کی دعوت و ترغیب دی وہاں اپنے بندوں کو مشاہدات بھی کرائے۔ چنانچہ مشاہدہ، تجربہ اور تدبر فی الخلق کے اعتبار سے بھی قرآن اور سائنس میں ایک واضح تعلق نظر آتا ہے۔

تسخیرِ کائنات اور قرآنی نصوص:

قرآن حکیم نے سائنسی شعور عطا کرتے ہوئے کائنات کی تسخیر کرنے کی تعلیم دی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ۔[41]

(اور اُس نے تمہارے لئے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، سب کو اپنی طرف سے (نظام کے تحت) مسخر کر دیا ہے)۔

وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْأَنْهَارَ۔[42]

(اور کشتی کو تمہاری خدمت کے لیے دے دیا تاکہ بحکم خدا سمندر میں چلے اور نہروں کو تمہاری

[40] Al Baqarah 2:258

[41] Al Jathiya 45:13

[42] Ibraheem 14:32

Vol. 10, No. 1 || January-June 2024|| P. 23-42
https://doi.org/10.29370/siarj/issue18urduar2

خدمت کے لیے دے دیا)۔

وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَائِبَيْنِ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ۔[43]

(اور سورج اور چاند کو تمہاری خدمت پر لگا دیا جو برابر ایک دستور پر چلتے رہتے ہیں اور رات اور دن کو تمہاری خدمت پر لگا دیا)۔

عبدالماجد دریابادی لکھتے ہیں کہ "سخر لکم" کی بار بار تکرار سے ظاہر ہو رہا ہے کہ یہ مادی کائنات بالآخر انسان ہی کے لیے مسخر ہو کر رہے گی اور انسان نظام تکوینی میں ایک ایک کو مسخر کر کے چھوڑے گا سائنسی ایجادات و انکشافات جتنے بھی ہوتے جا رہے ہیں سب تسخیر کائنات ہی کے شواہد ہیں۔ایک اور جگہ ارشاد ربانی ہے۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ۔[44]

(کیا تو نے نہیں دیکھا اللہ نے تمہارے لیے مسخر کر دیا جو کچھ زمین میں ہے اور کشتی جہاز اس کے حکم سے دریا/سمندر میں چلتی/چلتا ہے۔)

وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ۔[45]

(اور (آبی بخارات کے) بادل میں جو آسمان اور زمین کے درمیان منضبط ہے اس قوم کے لیے جو عقلِ سلیم رکھتی ہے خدا کی متعدد نشانیاں ہیں۔)

اللہ رب العزت نے بسیط فضاؤں کو، ہواؤں کو، شمس و قمر کو، ارض و سماء کو اور افلاک و انہار کو انسان کی خدمت میں لگایا ہے۔اب انسان پر لازم آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جن متعین ضوابط کے تحت ان تمام چیزوں کو انسان کی خدمت میں لگایا ہے۔ان ضوابط و قواعد کا علم غور و فکر اور تحقیق ومشاہدہ سے حاصل کرے تاکہ ان مسخر کردہ اشیاء سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کر سکے۔

غور و فکر کی تاکید اس لئے کی کہ انسان اپنے لئے مسخر کردہ اشیاء سے بھرپور استفادہ کر سکے اور منعم حقیقی کا شکر گزار بندہ بن سکے۔

---

[43] Ibraheem 14:33
[44] -Al-Hajj 22:65
[45] Al-Baqarah 2:164

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 10, No. 1 || January-June 2024|| P. 23-42
https://doi.org/10.29370/siarj/issue18urduar2

خلاصہ بحث:

یہ بات باشعور اور علم رکھنے والے مفکرین سے بھی پوشیدہ نہیں، بلکہ سبھی اس حقیقت کو تسلیم کر رہے ہیں کہ اسلام اور سائنس دونوں آج کی زندہ ضرورتیں ہیں، جن سے اِعراض ممکن نہیں، معروف نو مسلم فرانسیسی مصنف موریس بوکائے لکھتے ہیں:

> "قرآن ہمیں جہاں جدید سائنس کو ترقی دینے کی دعوت دیتا ہے، وہاں خود اس میں قدرتی حوادث سے متعلق بہت سے مشاہدات و شواہد ملتے ہیں، اور اس میں ایسی تشریحی تفصیلات موجود ہیں جو جدید سائنسی مواد سے کلی طور پر مطابقت رکھتی ہیں، یہودی، عیسائی تنزیل میں اس جیسی کوئی بات نہیں۔"[46]

دوسرے مقام پر مزید لکھتے ہیں: "قرآنِ کریم میں، مقدس بائبل سے کہیں زیادہ سائنسی دلچسپی کے مضامین زیر بحث آئے ہیں، بائبل میں یہ بیانات محدود تعداد میں ہیں، لیکن سائنس سے متباین ہیں۔اس کے بر خلاف قرآن میں بہ کثرت مضامین سائنسی نوعیت کے ہیں، اس لیے دونوں میں کوئی مقابلہ نہیں، مؤخر الذکر (قرآن) میں کوئی بیان بھی ایسا نہیں، جو سائنسی نقطہ نظر سے متصادم ہوتا ہو۔ یہ وہ بنیادی حقیقت ہے، جو ہمارے جائزہ لینے سے اُبھر کر سامنے آتی ہے۔"[47]

پروفیسر ڈاکٹر محمد سلطان شاہ لکھتے ہیں:

> "The Holy Qur'an is a book of religious guidance for humanity. It is not a book of science, but to prove its prepositions, it does give some hints and examples from the field of science and technology. The Muslims adopted the methods of observation and experimentation to reach the ultimate truth of the universe. The Holy Qur'an clearly establishes the fact that science and the Qur'an are two aspects of the same truth and there is no contradiction

[46]Maurice Bucaille, Bible, Quran aur Science, Tarjuma Sanaullah Sadiqi, (Lahore: Awaz Ishat Ghar, s.n.), Safah: 141-142
[47] ibid

Vol. 10, No. 1 || January-June 2024|| P. 23-42
https://doi.org/10.29370/siarj/issue18urduar2

between them."[48]

پروفیسر غلام وارث اسلام اور سائنس کے مابین ہم آہنگی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"سائنس نے یقیناً ظنون واوہام اور مذاہب باطلہ کا استیصال کر دیا ہے۔ مگر مذہب حقہ کو اس سے کوئی آنچ نہیں پہنچی۔ سائنس قرآن حکیم کی نقیض نہیں بلکہ موید ہے۔ سائنس کی ترقی سے منشائے ایزدی "لیظھرہ علی الدین کلہ " پورا ہو رہا ہے اور اللہ تعالیٰ غیر مسلم سائنسدانوں کے ہاتھوں قرآن مجید کی تائید کرا رہا ہے۔ حالانکہ ان لوگوں کو اس کا شعور بھی نہیں کہ ہم قرآن کی تصدیق وتوثیق کر رہے ہیں"۔[49]

درج بالا شواہد اس بات کے غماض ہیں کہ اسلام اور سائنس میں کوئی تصادم، تضاد یا تعارض نہیں ہے بلکہ اسلام ہی کا عطا کردہ ایک رویہ ہے۔ کیونکہ سائنس حقیقت تک پہنچنے کی کوشش کا نام ہے اور قرآن مجید کی تعلیمات عین حقیقت ہیں تو یہ کیسے ممکن ہے کہ ان دونوں میں تضاد ہو۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)

[48]. Muḥammad Sultan Shah, Dr, Evolution & Creation Islamic Perspective (Mansehra: Society for interaction of Religion Science & Technology, 2010AD) p.56

[49] Ghulam Waris, Tafseer-ul-Quran, V 3, Preface